تعارف وتبصرہ

(۱)

نام کتاب : روح الامین کی معیّت میں کاروانِ نبوّت

مؤلف : پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد (کراچی)

تبصرہ نگار : ڈاکٹر ابصار احمد

ملنے کے پتے : (۱) کتاب سرائے‘ اردو بازار‘ لاہور (۲) فضلی سنز‘ اردو بازار کراچی

پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد کا تعلق کراچی سے ہے۔ دینی طور وہ بہت متحرک ہیں۔ دین کے غلبہ واشاعت کے لیے طویل سفر ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے سامنے آڑے نہیں آتا۔ میری ان سے بالمشافہ ملاقات اسلام آباد میں ۲۰۱۵ء کے وسط میں ایک تعلیمی ورکشاپ میں ہوئی‘ جس کا اہتمام ڈاکٹر محمد امین صاحب (مدیر ماہنامہ البرہان) اوران کے چندساتھیوں نے کیا‘ جن میں جناب ملک محمد حسین صاحب بھی شامل تھے۔ اس ملاقات کے بعد ڈاکٹر صاحب مسلسل میرے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں۔ وہ اسلام کے حرکی تصور سے متاثر ہیں۔ سیرتِ نبویؐ کے مطالعہ کے شائق ہیں۔ ’’معالم فی الطریق‘‘ جیسی کتابوں کے مداح ہیں۔ کچھ عرصہ سے وہ سیرت النبی ﷺ کو ایک منفرد انداز میں مرتب کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ان کے پیش نظر سیرت النبی کو دس والیم میں تیار کرنے کا پروگرام ہے۔ دو والیم مکمل ہو چکے ہیں اور تیسرے پر کام جاری ہے۔ پہلے دونوں حصے عمدگی سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئے ہیں۔ دونوں ابتدائی حصے عشق ومحبت میں ڈوب کر لکھے گئے ہیں۔ سیرت نگاری کا کام ہی ایسا ہے کہ یہ محبت کے جذبے سے ہی آگے بڑھ سکتا ہے۔

کتاب کا نام ذرا غیر مانوس ہے۔ عام قاری عنوان کو پڑھ کر ایک مرتبہ توقف کرتا ہے کہ روح الامین تو جبریل امین علیہ السلام ہیں۔ وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ ان کا کتاب کے ٹائٹل پر اہتمام سے ذکر ایک نئی بات ہے۔ لیکن تھوڑے سے غور کے بعد قاری اپنے آپ کو اس انداز سے مطمئن کر لے گا کہ آقا علیہ السلام نے جو جدوجہد کی اس میں جبریل علیہ السلام بھی اللہ کے اذن سے مختلف مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ساتھ تھے۔ ملائکہ اللہ کے اذن کے پابند ہیں۔ ان کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ایک مرتبہ وحی آنے میں وقفہ پیدا ہوگیا۔ پھر جبریل امینؑ جب اللہ کے اذن سے تشریف لائے تو حضرت جبریل نے فرمایا: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾﴾ (مریم) ’’اور ہم آپ کے پروردگار

کے حکم کے سوا اتر نہیں سکتے۔ جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اُسی کا ہے‘ اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں‘‘۔ اگر کتاب کا عنوان صرف ’’کاروانِ نبوت‘‘ ہی رہنے دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے‘ اس سے قاری عنوان کی الجھن سے نکل آئے گا۔ ویسے بھی مختصر عنوان زیادہ جاذبِ نظر ہوتا ہے۔ عنوان کی حیثیت سائن بورڈ کی ہوتی ہے جو فوری طور پر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

پروفیسر صاحب کی دونوں کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قرآن مجید کی روشنی میں سیرت کو مدون کرنا چاہتے ہیں۔ بیسویں صدی میں سیرت کو کتابِ الٰہی کی روشنی میں سمجھنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ اس حوالے سے کئی اہل علم نے اس انداز سے کام کیا ہے۔ قرآن مجید کے ذریعے سے سیرت نگاری بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں پوچھا گیا تو ام المومنین سیدہ عائشہ نے جواب دیا: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ آپؐ کا اخلاق قرآن تھا۔ یعنی جو قرآن میں بیان ہوا ہے آپؐ نے اس کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ گویا آپؐ مجسم قرآن ہیں۔ ایک قرآن وہ ہے جو کلمات کی شکل میں ہے اور دوسرا عمل کی شکل میں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ﴾ (النحل: ٦٤) ’’اور ہم نے آپؐ پر یہ کتاب اسی لیے نازل کی ہے تاکہ آپؐ ان کے لیے وضاحت کریں جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں‘‘۔ لہٰذا ضروری ہے کہ قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت کو سمجھا جائے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن روانہ کیا جانے لگا تو ان کی طرف سے بھی فیصلہ کے لیے سب سے پہلے قرآن کو حکم بنانے کی بات سامنے آئی۔ سیرت نگاری پر جو پہلے کام ہوا ہے اس سے بھی بھرپور استفادہ کیا جائے۔ اس حوالے سے واقدی (۱۳۰۔۲۰۷ھ) کی ’’المغازی‘‘ بہت اہم ہے۔ اس ماخذ کی ضرورت اس وقت زیادہ پڑے گی جب وہ غزوات پر لکھ رہے ہوں گے اور پروفیسر صاحب اس بات سے خود بھی واقف ہیں۔ سیرتِ نبوی سمجھنے کے لیے حدیث نبوی بھی ایک بنیادی ماخذ ہے جس سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ پروفیسر تسنیم کی دونوں کتابیں ان تینوں ماخذوں یعنی قرآن‘ حدیث اور کتب سیرت کے حوالے سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن زیادہ قرآن سے مدد لی گئی ہے جو کہ قابل تعریف فعل ہے۔

ان دونوں کتابوں کا حاشیہ معلومات افزا ہے۔ اگرچہ حاشیہ کا فونٹ باریک ہے لیکن بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ بعض امور کی وضاحت میں بہت اجمال سے کام لیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں تفہیم القرآن اور تدبر قرآن سے کافی مدد لی گئی ہے۔ جن کتابوں سے پروفیسر صاحب استفادے کا ذکر کرتے ہیں وہ یقیناً اہم ہیں لیکن جس اسلوب پر وہ لکھ رہے ہیں اور جو بات وہ ثابت کرنے پر زور لگا رہے ہیں اس حوالے سے کئی قابل ذکر کتابیں موجود ہیں جن سے وہ استفادہ کریں تو ان کی فکر میں اور چمک پیدا ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی کتاب ’’منہج انقلابِ نبوی‘‘ لائق مطالعہ ہے۔ اسی طرح سعید رمضان البوطی کی کتاب **فقه السيرة** کو سامنے رکھیں۔ جن خطوط پر پروفیسر صاحب کام کر رہے ہیں اس میں مصطفیٰ السباعی کی کتاب ’’**السيرة النبويه دروس وعبر**‘‘ ان کی اچھی راہنمائی کرے گی۔ میری خواہش ہے کہ وہ تیسرے حصے کو فائنل کرنے سے قبل ان تینوں کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کر لیں۔ یہ کتابیں ان کو بنیادی مواد فراہم کریں گی۔ زیر تبصرہ کتاب کے ابواب کے

نام کافی طویل ہیں‘ اگر ان کو مختصر کیا جائے تو کتاب میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوگی۔ پروفیسر صاحب کی کتابوں کے مطالعہ سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ پروفیسر صاحب جس انداز سے سیرت رسولﷺ مرتب کر رہے ہیں اس میں قرآن کی ترتیب نزولی پر ان کا زیادہ فوکس ہے۔ فی الواقع یہ کام ایک گہرے مطالعہ کا ہے کہ فلاں سورت کے بعد فلاں سورت اور آیات نازل ہوئیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں حتمی طور پر ایسی بات نہیں کرنی چاہیے کہ فلاں سورت کا زمانۂ نزول فلاں سال ہے۔ ہاں جن سورتوں کے نزول کے بارے میں نمایاں قرائن موجود ہوں ان کے بارے میں کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زیادہ مشہور تقسیمیں دو ہیں یعنی مکی اور مدنی۔ لیکن قرآن بہر حال ترتیب توقیفی پر مبنی ہے۔ لہٰذا یہی موزوں دکھائی دیتا ہے کہ اس کا مطالعہ collectively کیا جائے۔

ہم جن حالات سے دوچار ہیں اس میں سیرت رسول ہی ہماری راہنمائی کر سکتی ہے۔ ہمارے ہاں نفاذ اسلام کا طریقہ ایک اہم ایشو ہے۔ اس ایشو کو صرف سیرت مطہرہ ہی حل کر سکتی ہے۔ مشہور قول ہے: **لن یصلح آخر ھذہ الامّۃ الا بما صلح به اولھا**۔ اس حوالے سے ہمیں سیرت کا تجزیاتی مطالعہ کرنا چاہیے‘ جیسا کہ جناب پروفیسر صاحب کر رہے ہیں۔ سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تبدیلی کے لیے بالکل ابتدائی مراحل بہت اہم ہیں‘ جن میں ایمان اور صبر خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ پروفیسر تسنیم صاحب بہت عمدہ کام کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش لائق تحسین ہے۔ وہ یہ کام اپنی اخروی زندگی کی کامیابی کے لیے کر رہے ہیں۔ جلد دوم کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں: ’’مصنف کو رسول اللہﷺ اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام سے جو محبت ہے اس کی خاطر یہ کتاب صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے لکھی اور شائع کی گئی ہے‘‘۔ یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ وہ کتاب کی تیاری میں عجلت سے کام نہیں لے رہے۔ وہ جو جو کام کر رہے ہے وہ اللہ کے حبیبﷺ کا کام ہے‘ اس میں مواد کا معیار اولین ترجیح ہونی چاہیے‘ جس کا انہیں خود بھی احساس ہے۔ کتاب کی تیاری بڑے سائنٹیفک انداز میں کی گئی ہے۔ کتاب کے ہر طاق (odd) صفحہ پر باب کا نمبر اور اس کا عنوان مذکور ہے‘ جبکہ جفت (even) صفحہ پر کتاب کا نام اور جلد نمبر کا ذکر ہے۔ یہ انوکھا سٹائل شاید کتابوں میں کم نظر آئے۔

(۲)

نام کتاب : مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟

مصنف : پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

ضخامت: 550 صفحات رعایتی قیمت: 450 روپے

ملنے کے پتے: دارالنور‘ اسلام آباد ☆ مکتبہ قدوسیہ‘ اردو بازار‘ لاہور

تبصرہ نگار : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ معروف عالم دین اور بلند پایہ ادیب ہیں۔ وہ درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی تمام کتابیں معیاری اور حقائق پر مبنی ہیں۔ ان کا طرزِ تحریر منفرد اور مؤثر